اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”نماز اور شفاعت وغیرہ کے مدنی پھول“

(01): ”نماز کے مختلف 25 فضائل“

☆اللہ پاک کی خوش نودی کا سبب **نماز** ہے☆مکی مَدَنی آقا صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی آنکھوں کی ٹھنڈک **نماز** ہے☆انبیائے کرام علیہِمُ السّلام کی سنّت **نماز** ہے☆**نماز** اندھیری قبر کا چَراغ ہے☆**نماز** عذابِ قبر سے بچاتی ہے☆**نماز** قیامت کی دھوپ میں سایہ ہے☆**نماز** پُل صراط کے لیے آسانی ہے☆**نماز** نور ہے☆**نماز** جنت کی کنجی ہے☆**نماز** جَہَنَّم کے عذاب سے بچاتی ہے☆**نماز** سے رَحمت نازل ہوتی ہے☆اللہ پاک بروزِ محشر **نمازی** سے راضی ہو گا☆**نماز** دین کا ستون ہے☆**نماز** سے گناہ مُعاف ہوتے ہیں☆**نماز** دُعاؤں کی قبولیت کا سبب ہے☆**نماز** بیماریوں سے بچاتی ہے **نماز** سے بدن کو راحت ملتی ہے☆**نماز** سے روزی میں بَرَکت ہوتی ہے ☆**نماز** بے حیائی اور برے کاموں سے بچاتی ہے☆**نماز** شیطان کو ناپسند ہے☆**نماز** قبر کے اندھیرے میں تنہائی کی ساتھی ہے☆**نماز** نیکیوں کے پلڑے کو وزنی بنا دیتی ہے☆**نماز** مومن کی معراج ہے☆**نماز** کا وقت پر ادا کرنا تمام اعمال سے افضل ہے☆**نمازی** کے لیے سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ اُسے بَروزِ قیامت اللہ پاک کا دیدار ہو گا۔(فیضانِ نماز ص ۸)

---

(02): ”جماعت سے نماز پڑھنے کی 11 حکمتیں“

حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ علیہ سُوال قائم کرتے ہیں کہ نماز **جماعت** سے کیوں پڑھی جاتی ہے؟ اس میں کیا حکمت ہے؟ مسجد میں حاضری کیوں دی جاتی ہے؟ پھر اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: **جماعت** میں دینی و دُنیوی بہت سی حکمتیں ہیں، **دنیاوی** حکمتیں تو یہ ہیں کہ☆**جماعت** کی بَرَکت سے قوم میں

www.farzuloom.net

تنظیم (Discipline) رہتی ہے کہ مسلمان اپنے ہر کام کے لیے امام کی طرح صدر اور امیر چن لیا کریں، پھر امیر کی ایسی اِطاعت کریں جیسے مقتدی امام کی (کرتا ہے) ☆جماعت سے آپس کا اتفاق بڑھتا ہے ☆روزانہ پانچ بار کی ملاقات اور دعا سلام دل کی عداوت (یعنی دشمنی) دُور کرتا ہے ☆قوم میں پابندیِ اوقات کی عادت پڑ جاتی ہے کہ سب لوگ وقتِ **جماعت** پر دوڑتے (یعنی جلدی جلدی) آتے ہیں ☆**جماعت** سے مُتَکبِّرین (یعنی مغروروں) کا غرور ٹوٹتا ہے کہ یہاں بادشاہ کو فقیر کے ساتھ کھڑا ہونا پڑتا ہے، نیز ☆مسجد ہماری کمیٹی، گھر یا دارُ الشوریٰ ہے، جہاں جمع ہو کر مسلمان اَہَم (دِینی) مشورہ کر سکتے ہیں، گویا مسجد میں روزانہ محلے کی پانچ کانفرنسیں ہوتی ہیں، مسجد نبوی سے ہی اسلامی فوج نکل کر جہاد وغیرہ کرتی تھی۔ دینی فائدے یہ ہیں کہ ☆اگر **جماعت** میں ایک کی نماز قبول ہو گئی تو سب کی قبول ہے ☆**جماعت** میں گویا مسلمانوں کا وَفد بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ حاکم کے یہاں تنہا (شخص) کے مقابل وفد کا زیادہ احترام ہوتا ہے ☆**جماعت** میں انسان رب کی کچہری میں وکیل یعنی امام کے ذریعے عرض معروض (یعنی درخواستیں) کراتا ہے، جس سے بات کا وَزن بڑھ جاتا ہے ☆مسجد کی طرف آنے جانے میں ہر قدم پر دس نیکیاں ملتی ہیں ☆**جماعت** سے آدمی کو دینی پیشوا علما صوفیا کا ادب سکھایا جاتا ہے۔ (اسرار الاحکام مع رسائل نعیمیہ ص ۲۸۸)

خدا سب نمازیں پڑھوں باجماعت

کرم ہو پئے تاجدارِ رسالت

(فیضانِ نماز ص ۱۵٦)

---

(03): "باجماعت فرض نماز ایک نظر میں"

☆فرض نماز جماعت سے ادا کرنے میں **اللہ** پاک اور رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حکم پر عمل

www.farzuloom.net

ہے ☆ایمان والا ہونے کی گواہی ہے ☆**اللہ** پاک باجماعت نماز پڑھنے والوں کو محبوب (یعنی پیارا) رکھتا ہے ☆نمازِ باجماعت تنہا (یعنی اکیلے) پڑھنے سے 27 دَرَجے افضل ہے ☆**اللہ** پاک اور اُس کے فرشتے **باجماعت** نماز پڑھنے والوں پر دُرُود بھیجتے ہیں ☆**باجماعت** عشا کی نماز پڑھنا گویا آدھی رات قِیام (یعنی عبادت) کرنا ہے ☆فجر کی نماز **باجماعت** پڑھنا گویا پوری رات قِیام (یعنی عبادت) کرنا ہے ☆**باجماعت** نماز پڑھنے والا پُل صراط سے سب سے پہلے بجلی کی مانند گزرے گا ☆**باجماعت** نماز ادا کرنے والوں کی شان و شوکت دیکھ کر اَہلِ مَحْشَر رَشک کریں گے ☆اس کے گناہ بخشے جائیں گے ☆آنے والے کو ہر قدم کے بدلے ثواب ملے گا ☆مسجد کی طرف جانے والے کے ہر قدم پر ایک دَرَجہ بلند ہوتا ہے اور ☆ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے ☆**اللہ** کریم اس کے لیے صبح و شام جنت میں مہمانی کا اہتمام فرمائے گا ☆نماز کے لیے اُٹھنے والا ہر قدم صدقہ ہے ☆جب تک نماز کا انتظار کرتے رہو گے خیر (یعنی بھلائی) پر رہو گے ☆**اللہ** پاک کی حفاظت میں رہے گا **اللہ** پاک کی خوش نودی کا ذریعہ ہے ☆شیطان سے محفوظ رہے گا ☆بروزِ قیامت عرش کا سایہ نصیب ہو گا ☆جہنم، منافقت اور غفلت سے نجات نصیب ہو گی ☆آپس میں محبت بڑھے گی ☆باجماعت نماز کی تکبیرِ اُولیٰ پانا سو اُونٹنیاں پانے سے بہتر ہے۔

خدا! سب نمازیں پڑھوں باجماعت

کرم ہو پئے تاجدارِ رِسالت

اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب　　صلَّی اللہُ علٰی محمَّد　　(فیضانِ نماز ص ۱۳۹، ۱۴۰)

---

(04): "نمازِ باجماعت کی ۳۰ نیّتیں"

www.farzuloom.net

فتاوٰی رضویہ جلد 5 صفحہ 673 تا 675 پر دی ہوئی 40 نیتوں سے مدد لے کر آسان لفظوں کے انتخاب کی کوشش کی گئی ہے نیز بعض نیتیں خارج اور بعض نئی شامل بھی کی ہیں۔ اپنی کیفیت کے مطابق ان میں سے جتنی ممکن ہوں اُتنی نیتیں کر لیجئے، اِنْ شَآءَاللہ ہر نیت پر جدا جدا 10 نیکیاں ملیں گی۔

{۱} اللہ پاک کی طرف بلانے والے مُؤذِّن صاحب کا بلانا قبول کرتا ہوں **{۲}** باجماعت نماز پڑھنے جاتا ہوں **{۳}** تَحِیَّۃُ الْمَسجِد پڑھنے جاتا ہوں **{۴}** نفل اعتکاف کرنے جاتا ہوں **{۵}** مسجد کی زیارت کروں گا **{۶}** مسجد نظر آنے پر دُرُود پاک پڑھوں گا **{۷}** راستے میں جو لکھا ہوا کاغذ پاؤں گا، اُٹھا کر ادب کی جگہ رکھ دوں گا **{۸}** جو راہ بھولا ہو گا اُسے راستہ بتاؤں گا **{۹}** نابینا کا ہاتھ پکڑ کر اُسے چلنے میں مدد کروں گا **{۱۰}** مسجد میں داخل ہوتے وقت سیدھے پاؤں سے اور **{۱۱}** باہَر نکلتے وقت الٹے پاؤں سے پہل کروں گا **{۱۲۔۱۳}** دونوں بار دعائیں پڑھوں گا **{۱۴}** نمازِ باجماعت میں مسلمانوں کی برکتیں حاصل کروں گا **{۱۵}** مسلمانوں کو سلام کروں گا **{۱۶}** کسی نے سلام کیا تو جواب دوں گا **{۱۷}** مسلمانوں سے مسکرا کر ہاتھ ملاؤں گا **{۱۸}** جو رشتے دار ملیں گے اُن سے خوش دلی کے ساتھ اچھے انداز سے مل کر صلۂ رِحمی کے ثواب کا حقدار بنوں گا **{۱۹}** علمائے دین اور نیک مسلمانوں کا دیدار کروں گا **{۲۰}** جس مسلمان کو چھینک آئی اور اس نے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہا تو اُسے جواب میں یَرْحَمُكَ اللہ کہوں گا **{۲۱}** مریض ملا تو عیادت **{۲۲}** غمزدہ ملا تو تعزیت کروں گا **{۲۳}** جائز خوشی پانے والا ملا تو مبارکباد دوں گا **{۲۴}** وہاں علم والا ملے گا تو مسائل سیکھوں گا **{۲۵}** (علم والا یہ نیت کر سکتا ہے) جو نہیں جانتے ہوں گے اُن کو مسائل بتاؤں گا، دین سکھاؤں گا **{۲۶}** نیکی کی دعوت دوں گا **{۲۷}** برائی سے منع کروں گا **{۲۸}** دو مسلمانوں میں جھگڑا ہوا تو حتی الامکان صلح کراؤں گا **{۲۹}** جنازہ ملا تو نمازِ جنازہ پڑھوں گا **{۳۰}** موقع پایا تو ساتھ دفن تک جاؤں گا۔ (فیضانِ نماز ص ۱۷۰)

---

(05): "تہجد یا فجر کے لیے اٹھنے کے مدنی پھول"

www.farzuloom.net

نمازِ تہجُّد یا فجر میں اُٹھنے کے لئے سوتے وقت پارہ 16، سُوْرَۃُ الْکَھْف کی آخری 4 آیتیں پڑھ لیجئے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًاۙ(۱۰۷) خٰلِدِیْنَ فِیْهَا لَا یَبْغُوْنَ عَنْهَا حِوَلًا(۱۰۸) قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّیْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّیْ وَ لَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا(۱۰۹) قُلْ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یُوْحٰۤى اِلَیَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌۚ فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖۤ اَحَدًا۠(۱۱۰)

اور نیّت کیجئے کہ ”مجھے اِتنے بجے اُٹھنا ہے۔“ اِنْ شَآءَاللہ آیاتِ مبارَکہ پڑھنے کی بَرَکت سے آنکھ کُھل جائے گی۔ اگر شُروع میں آنکھ نہ بھی کھلے تومایوس نہ ہوں، وظیفہ جاری رکھئے۔ اِنْ شَآءَاللہ آہستہ آہستہ ترکیب بن جائے گی۔

جاگنے کیلئے اَلارم Set کرلیجئے

مقررہ وقت پر بیدار ہونے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ایک بلکہ تین گھڑیوں پر اَلارم (Alarm) لگا کر سوئیں تاکہ کسی وجہ سے ایک بند ہو جائے تو دو گھڑیاں جگانے کیلئے موجود رہیں۔ موبائل فون میں بھی اَلارم کی سہولت ہوتی ہے۔ اگر رات دیر سے سونے کی وجہ سے **نمازِ فجر** کے لئے آنکھ نہیں کھلتی اور نہ کوئی جگانے والا موجود ہے تو ضَروری ہے کہ جلدی سوئیں کہ فُقَہائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ علیہِم فرماتے ہیں: ”جب یہ اَندیشہ ہو کہ صبح کی نماز جاتی رہے گی تو بِلا ضَرورتِ شَرعِیّہ اسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔“ (ردالمحتار ج۲ص۳۳)

نیند میں کمی لانے کے طریقے

میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ علیہ نمازِ ظہر کی جماعت سے قبل سونے والے کو مَدَنی پھول دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”اچھا ٹھیک دوپہر کے وقت سو، مگر نہ اتنا کہ وقتِ جماعت آجائے، تھوڑی سی دیر قیلولہ کافی ہے۔ اگر لمبی نیند سے خوف کرتا ہے تکیہ نہ رکھ، بچھونا نہ بچھا، کہ بے تکیہ و بے بستر سونا بھی مسنون (یعنی سنت) ہے۔ سوتے وقت دِل کو خیالِ جماعت سے خوب لگا ہوا رکھ کہ فکر (Tension) کی نیند غافِل نہیں ہونے دیتی، کھانا جس قدر ہو سکے صبح سویرے کھا کہ سونے کے وقت تک کھانے کے سبب اُٹھنے والی گرمی دور ہو جائے اور

www.farzuloom.net

لمبی نیند کا سبب نہ بنے۔ سب سے بہتر علاج کم کھانا ہے۔ سوتے وقت **اللہ** پاک سے توفیق **جماعت** کی دعا اور اس پر سچا توکل (یعنی بھروسا) رکھ۔ **اللہ** کریم جب تیری اچھی نیت اور سچا ارادہ دیکھے گا (تو) ضرور تیری مدد فرمائے گا۔ "ایک جگہ فرماتے ہیں: پیٹ بھر کر رات کی عبادت کا شوق رکھنا بانجھ (یعنی جو عورت بچہ نہیں جنتی اُس) سے بچہ مانگنا ہے، جو بہت کھائے گا (وہ) بہت پیئے گا، جو بہت پیئے گا (وہ) بہت سوئے گا، جو بہت سوئے گا (وہ) آپ ہی یہ بھلائیاں اور برکتیں کھوئے گا۔ (فتاویٰ رضویہ ج ۷ ص ۸۸ تا ۹۰ تسہیلاً)

اللہ، اللہ کے نبی سے — فریاد ہے نَفس کی بدی سے
شب بھر سونے ہی سے غرض تھی — تاروں نے ہزار دانت پیسے (حدائقِ بخشش ص ۱۴۵)
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب — صلَّی اللہُ علیٰ محمَّد

(فیضانِ نماز ص ۹۲،۹۱)

---

(06): "نماز میں خشوع لانے کے ۲۷ مدنی پھول"

{۱} بھوک پیاس ہو تو مٹا لیجئے {۲} پیشاب وغیرہ {۳} ضروری بات چیت اور {۴} فون کرنے سننے سے فارغ ہو لیجئے {۵} موبائل فون سائلنٹ کر دیجئے {۶} بچوں سے دور رہیے {۷} شور وغل کی آواز سے بچنے کی تدبیر کیجئے {۸} جو انتظار میں ہو اُس کو فارغ کر دیجئے {۹} سامنے والی دیوار پر نقش و نگار ہو یا سامنے شیشہ (Mirror) وغیرہ ہو اور دھیان بٹتا ہو تو جگہ بدل دیجئے {۱۰} اگر گرمی خشوع میں رکاوٹ بنتی ہو تو پنکھے یا ممکن ہو تو A.C کی ترکیب رکھئے {۱۱} سردی لگتی ہو تو **نماز** میں گرم لباس اور ہیٹر وغیرہ استعمال کیجئے {۱۲} لباس، عمامہ، چادر وغیرہ میں سے کوئی چیز یکسوئی میں رکاوٹ نہ بنے، اس کا خیال رکھئے، مثلاً لباس تنگ نہ ہو، اس کی چبھن محسوس نہ ہوتی ہو، وغیرہ {۱۳} پاؤں پر مچھر کاٹتے ہوں تو موزے پہن لیجئے {۱۴} عمامہ یا اس کے اوپر کی چادر سجدے میں سر کتے

اُترتے رہنا یا گرمی لگنے یا گھٹن وغیرہ کا باعث ہونا وغیرہ خشوع میں رکاوٹیں ہیں {۱۵} جیب میں موجود اشیا کا بوجھ رکاوٹ بنتا ہو تو نکال دیجئے {۱۶} نقش و نگار والے مصلّے پر **نماز** پڑھنے سے بچئے {۱۷} مصلّٰی یا کارپیٹ وغیرہ خشوع میں کمی کا باعث بنتے ہوں تو ہٹا دیجئے یا خود ہٹ جایئے {۱۸} جو بھی شے خشوع میں خلل ڈالتی ہو ممکنہ صورت میں اُسے دُور کر دیجئے {۱۹} خشوع میں وسوسے رکاوٹ بنتے ہوں تو نماز شروع کرنے سے پہلے دوسرے نہ دیکھیں اِس طرح اُلٹے کندھے کی طرف تین بار تھو تھو کیجئے پھر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھئے، قیام میں سجدے کی جگہ، رکوع میں قدموں پر، سجدے میں ناک پر اور قعدے میں گود میں نظر رکھئے اِنْ شَآءَ اللہ وسوسوں سے بچت ہو گی {۲۰} جو **نماز** ادا کر رہے ہیں اسے اپنی زندگی کی **آخری نماز** تصور کیجئے {۲۱} یہ ذہن بنائے رکھئے کہ مجھے **اللہ** پاک دیکھ رہا ہے {۲۲} مختلف نمازوں میں **سُوْرَۃُ الْفَاتِحَہ** کے علاوہ پڑھی جانے والی سُورتیں بدل بدل کر پڑھئے {۲۳} **دورانِ نماز** تلاوت میں تجوید کے ضروری قواعد پر عمل کیجئے {۲۴} آیات و اذکار کا ایک ایک حرف دُرست اَدا کیجئے اور {۲۵} **نماز** میں جو کچھ پڑھتے ہیں اُس کے معنٰی پر نظر رکھئے {۲۶} **نماز** کے فرائض، واجبات، سنن و مستحبات اچھی طرح بجالایئے {۲۷} جلد جلد نہیں بلکہ اطمینان سے **نماز** پڑھئے۔

خشوع اے خدا! تو نمازوں میں دیدے
اِجابَت کرم سے دُعاؤں میں دیدے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

(فیضانِ نماز ص ۴۲۲،۴۲۱)

----

(07): ”بے نمازی کی ۱۵ سزائیں“

www.farzuloom.net

اللہ پاک کے آخِری نبی صَلَّی اللہُ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: ”**جو نماز کی پابندی کرے گا، اللہ** پاک **پانچ باتوں** کے ساتھ اُس کا اکرام (یعنی عزت) فرمائے گا: (۱) اس سے تنگی اور (۲) قبر کا عذاب دور فرمائے گا (۳) **اللہ** پاک نامۂ اعمال اُس کے سیدھے ہاتھ میں دے گا (۴) وہ پل صراط سے بجلی کی سی تیزی سے گزر جائے گا اور (۵) جنت میں بغیر حساب داخل ہو گا۔ اور **جو سُستی کی وجہ سے نماز چھوڑے گا، اللہ** پاک اسے ”15 **سزائیں**“ دے گا: **پانچ** دنیا میں، **تین** موت کے وقت، **تین** قبر میں اور **تین** قبر سے نکلتے وقت۔ **دنیا میں ملنے والی 5 سزائیں:** (۱) اس کی عمر سے برکت ختم کر دی جائے گی (۲) اس کے چہرے سے نیک بندوں کی نشانی مٹا دی جائے گی (۳) **اللہ** پاک اسے کسی عمل پر ثواب نہ دے گا (۴) اس کی کوئی دعا آسمان تک نہ پہنچے گی اور (۵) نیک بندوں کی دعاؤں میں اس کا کوئی حصہ نہ ہو گا۔ **موت کے وقت دی جانے والی 3 سزائیں:** (۱) وہ ذلیل ہو کر مرے گا (۲) بھوکا مرے گا اور (۳) پیاسا مرے گا اگر اسے دنیا بھر کے سمندر پلا دیئے جائیں پھر بھی اس کی پیاس نہ بجھے گی۔ **قبر میں دی جانے والی 3 سزائیں:** (۱) اس کی قبر کو اتنا تنگ کر دیا جائے گا کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں داخِل ہو جائیں گی (۲) اس کی قبر میں آگ بھڑکا دی جائے گی پھر وہ دن رات انگاروں پر اُلٹ پلٹ ہوتا رہے گا اور (۳) قبر میں اس پر ایک اَژدَھا (یعنی بہت بڑا سانپ) مُسَلَّط کر دیا جائے گا جس کا نام **اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَع** (یعنی گنجا سانپ) ہے، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی، جبکہ ناخن لوہے کے ہوں گے، ہر ناخن کی لمبائی ایک دن کی مسافت (یعنی فاصلے) تک ہو گی، وہ میّت سے کلام (یعنی بات) کرتے ہوئے کہے گا: ”میں **اَلشُّجَاعُ الْاَقْرَع** (یعنی گنجا سانپ) ہوں۔“ اس کی آواز کڑک دار بجلی کی سی ہو گی، وہ کہے گا: ”میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ **نمازِ فجر** ضائع کرنے پر طلوعِ آفتاب (یعنی سورج نکلنے) تک مارتا رہوں اور **نمازِ ظہر** ضائع کرنے پر عصر تک مارتا رہوں اور **نمازِ عصر** ضائع کرنے پر مغرب تک مارتا رہوں اور **نمازِ مغرب** ضائع کرنے

پر عشاتک مار تار ہوں اور **نمازِ عشا** ضائع کرنے پر فجر تک مار تار ہوں۔ ”جب بھی وہ اسے (یعنی مردے کو) مارے گا تو وہ 70 ہاتھ تک زمین میں دھنس جائے گا اور وہ (نماز ترک کرنے والا) قیامت تک اس عذاب میں مبتلا رہے گا۔ **قیامت میں ملنے والی 3 سزائیں:** (۱) وہ حساب کی سختی (۲) ربِّ قہار کی ناراضی اور (۳) جہنم میں داخلہ ہیں۔“ (کتاب الکبائر للامام الحافظ الذھبی ص ۲۴)

وضاحت: بیان کردہ حدیثِ پاک میں 15 سزاؤں کا تذکرہ ہے مگر تفصیل 14 سزاؤں کی بیان ہوئی ہے شاید راوی پندرہویں سزا بھول گئے۔ البتہ فقیہ ابو للیث سمرقندی رَحْمَۃُ اللہِ علیہ کی نقل کردہ روایت میں مکمَّل 15 سزاؤں کا تذکرہ ہے جن میں یہ شامل کرلیں تو 15 کا عدد پورا ہو جاتا ہے۔ ”دنیا میں اِس سے مخلوق نفرت کرے گی۔“ (نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں ص ۱۴ (رجب المرجب 1428ھ کا نسخہ)) (قرۃ العیون مع روض الفائق ص ۳۸۳)

(فیضانِ نماز ص ۴۳۲)

:(08) ”سجدہ شکر کے مدنی پھول“

اَولاد پیدا ہوئی، یا مال پایا یا گُمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شِفا پائی یا مُسافِر واپَس آیا اَلغَرَض کسی نعمت کے حُصول پر سَجدۂ شکر کرنا مُستَحَب ہے اِس کا طریقہ وُہی ہے جو سَجدۂ تِلاوت کا ہے۔ (عالمگیری، ج 1، ص 136، رَدُّالمُحتار ج 2 ص 720)

اِسی طرح جب بھی کوئی خوشخبری یا نعمت ملے تو سجدۂ شکر کرنا کارِ ثواب ہے مثلاً مدینۂ منوّرہ زادَھَااللہُ شَرَفاًوَّ تَعظِیماً کا ویزا لگ گیا، کسی پر اِنفرادی کوشِش کامیاب ہوئی اور وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہو گئی، مُبارک خواب نظر آیا، آفت ٹلی یا کوئی دشمنِ اسلام مَرا وغیرہ وغیرہ۔

www.farzuloom.net

(اسلامی بہنوں کی نماز ص ۱۳۵)

---

(09): "نوافل کا بیان یعنی مُختلف قسم کے نوافل"

اللہ کا پیارا بننے کا نُسخہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''جو میرے کسی ولی سے دشمنی کرے، اسے میں نے لڑائی کا اعلان دے دیا اور میرا بندہ جن چیزوں کے ذریعے میرا قُرب چاہتا ہے ان میں مجھے سب سے زیادہ فرائض محبوب ہیں اور نوافل کے ذرِیعے قُرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو اسے ضَرور دوں گا اور پناہ مانگے تو اسے ضَرور پناہ دوں گا۔''
(صَحِیحُ البُخارِی ج ۴، ص ۲۴۸ حدیث ۶۵۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صلٰوۃُ اللَّیل

رات میں بعد نمازِ عشاء جو نوافِل پڑھے جائیں ان کو صلاۃُ اللَّیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں کہ صحیح مسلم شریف میں ہے: سیِّدُ المُبلِّغین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔'' (صَحِیح مُسلِم، ص ۵۹۱ حدیث ۱۱۶۳)

تَہَجُّد اور رات میں نماز پڑھنے کا ثواب

اللہ تبارَکَ وَتَعالٰی پارہ 21 سورۃُ السَّجدہ آیت نمبر 16 اور 17 میں ارشاد فرماتا ہے:

www.farzuloom.net

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّ طَمَعًا٘ وَّ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ ﴿۱۶﴾ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ ۚ جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۱۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے اور اپنے رب کو پکارتے ہیں ڈرتے اور امید کرتے اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ خیرات کرتے ہیں تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لئے چھپا رکھی ہے صلہ ان کے کاموں کا۔ صلوٰۃُ اللّیل کی ایک قسم تَہَجُّد ہے کہ عشا کے بعد رات میں سو کر اٹھیں اور نوافِل پڑھیں، سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تَہَجُّد نہیں۔ کم سے کم تَہَجُّد کی دو رَکعتیں ہیں اور حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے آٹھ تک ثابِت۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۴ ص ۲۶،۲۷)

اِس میں قِراءَت کا اِختیار ہے کہ جو چاہیں پڑھیں، بہتر یہ ہے کہ جتنا قراٰن یاد ہے وہ تمام پڑھ لیجئے ورنہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر رَکعت میں سورۂ فاتِحہ کے بعد تین تین بار سورۃُ الْاِخلاص پڑھ لیجئے کہ اِس طرح ہر رَکعت میں قراٰنِ کریم ختم کرنے کا ثواب ملے گا، ایسا کرنا بہتر ہے، بہر حال سورۂ فاتِحہ کے بعد کوئی سی بھی سورت پڑھ سکتے ہیں۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ، ج۷، ص ۴۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمّد

تَہَجُّد گزار کیلئے جنّت کے عالی شان بالاخانے

اِمیرُ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ الْمُرتَضٰی کَرَّمَ اللہُ تعالٰی وَجہَہُ الْکَرِیم سے روایت ہے کہ سیِّدُ الْمُبَلِّغین، رَحمۃٌ لِّلْعٰلَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: جنَّت میں ایسے بالاخانے ہیں جن کا باہَر اندر سے اور اندر باہَر سے دیکھا جاتا ہے۔ ایک اَعرابی نے اٹھ کر عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وصلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! یہ کس کے لیے ہیں؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ اس کے لیے ہیں جو نرم

www.farzuloom.net

گفتگو کرے، کھانا کھلائے، مُتواتر روزے رکھے، اور رات کو اٹھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے نماز پڑھے جب لوگ سوئے ہوئے ہوں۔ (سُنَنُ التِرمِذِی ج ۴ ص ۲۳۷ حدیث ۲۵۳۵، شُعَبُ الاِیمان ج ۳ ص ۴۰۴، حدیث ۳۸۹۲)

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان مِراۃ المناجیح جلد 2 صَفحَہ 260 پر اِس حصّۂ حدیث '' وَتَابَعَ الصِّیامَ '' یعنی مُتواتر روزے رکھے '' کی شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: یعنی ہمیشہ روزے رکھیں سوا ان پانچ دنوں کے جن میں روزہ حرام ہے یعنی شوال کی یکم اور ذی الحجہ کی دسویں تا تیرھویں یہ حدیث ان لوگوں کی دلیل ہے جو ہمیشہ روزے رکھتے ہیں بعض نے فرمایا کہ اس کے معنٰی ہیں ہر مہینے میں مسلسل تین روزے رکھے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

"تہجد گزار" کے آٹھ حُروف کی نسبت سے نیک بندوں اور بندیوں کی 8 حکایت

(۱) ساری رات نَماز پڑھتے رہتے

حضرتِ سیِّدُنا عبدالعزیز بن رواد علیہ رحمۃ اللہ الجواد رات کو سونے کے لئے اپنے بستر پر آتے اور اس پر ہاتھ پھیر کر کہتے: ''تُو نرم ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! جنّت میں تجھ سے زیادہ نرم بستر ملے گا پھر ساری رات نماز پڑھتے رہتے۔'' (اِحیاءُ العُلُوم، ج ۱ ص ۴۶۷)

اللہ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بالیقین ایسے مسلمان ہیں بے حد نادان
جو کہ رنگینیٔ دنیا پہ مرا کرتے ہیں

www.farzuloom.net

(2) شہد کی مکّھی کی بِھنبِھناہٹ کی سی آواز!

مشہور صحابی حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب لوگوں کے سوجانے کے بعد اُٹھ کر قیام (یعنی عبادت) فرمایا کرتے تو ان سے صبح تک شہد کی مکھی کی سی بھنبھناہٹ سُنائی دیتی۔ (اِحْیاءُ العُلُوم، ج۱ص۴۶۷) اللہ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

محبت میں اپنی گُما یاالٰہی
نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی

(3) میں جنّت کیسے مانگوں!

حضرتِ سیِّدُنا صِلَہ بن اَشْیَم علیہ رَحمۃُاللہِ الاکرم ساری رات نَماز پڑھتے۔ جب سحری کا وقت ہوتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرتے، الٰہی! میرے جیسا آدمی جنّت نہیں مانگ سکتا لیکن تو اپنی رَحمت سے مجھے جہنَّم سے پناہ عطا فرما۔'' (اِحْیاءُ العُلُوم، ج۱ص۴۶۷) اللہ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ترے خوف سے تیرے ڈر سے ہمیشہ
میں تھر تھر رہوں کانپتا یاالٰہی

(4) تمہارا باپ ناگہانی عذاب سے ڈرتا ہے!

حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی بیٹی نے آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے عرض کی: ''ابّا جان! کیا وجہ ہے کہ لوگ سوجاتے ہیں اور آپ نہیں سوتے؟'' تو ارشاد فرمایا: ''بیٹی! تمہارا باپ ناگہانی عذاب

سے ڈرتا ہے جو اچانک رات کو آجائے۔'' (شُعَبُ الاِیمان ج ا ص ۵۴۳، رقم ۹۸۴) اللّٰہُ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہو گی
ہائے ! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یارب !

(5) عبادت کیلئے جاگنے کا عجیب انداز

حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن سُلَیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پِنڈلیاں نماز میں زیادہ دیر کھڑے رہنے کی وجہ سے سوج گئی تھیں ۔آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اس قدر کثرت سے عبادت کیا کرتے تھے کہ بالفرض آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے کہہ دیا جاتا کہ کل قیامت ہے تو بھی اپنی عبادت میں کچھ اضافہ نہ کر سکتے (یعنی ان کے پاس عبادت میں اضافہ کرنے کے لئے وقت کی گنجائش ہی نہ تھی)۔ جب سردی کا موسم آتا تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکان کی چھت پر سویا کرتے تاکہ سردی آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو جگائے رکھے اور جب گرمیوں کا موسم آتا تو کمرے کے اندر آرام فرماتے تاکہ گرمی اور تکلیف کے سبب سو نہ سکیں (کیوں کہ A.C تو کُجا ان دنوں بجلی کا پنکھا بھی نہ ہوتا تھا !)۔ سجدہ کی حالت میں ہی آپ کا انتقال ہوا۔ آپ دعا کیا کرتے تھے : اے اللہ عَزَّوَجَلَّ ! میں تیری ملاقات کو پسند کرتا ہوں تو بھی میری ملاقات کو پسند فرما۔'' (اتحاف السادۃ المتقین بشرح احیاء علوم الدین ج ۱۳ ص ۲۴۷، ۲۴۸) اللّٰہُ رَبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

عفو کر اور سدا کیلئے راضی ہو جا
گر کرم کردے تو جنّت میں رہوں گا یارب !

www.farzuloom.net

(6) روتے روتے نابینا ہوجانے والی خاتون

حضرتِ سیّدنا خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم رحلہ عابِدہ کے پاس گئے۔ یہ بکثرت روزے رکھتی تھیں اور اتنا روتیں کہ ان کی بینائی جاتی رہی اور اتنی کثرت سے نمازیں پڑھتی کہ کھڑی نہ ہو سکتی تھیں، لہٰذا بیٹھ کر ہی نماز پڑھتی تھیں۔ ہم نے انہیں سلام کیا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عفو و کرم کا تذکرہ کیا تاکہ ان پر معاملہ آسان ہو جائے۔ انہوں نے یہ بات سن کر ایک چیخ ماری اور فرمایا: '' میرے نفس کا حال مجھے معلوم ہے اور اس نے میرے دل کو زخمی کر دیا ہے اور جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہے، خدا کی قسم! میں چاہتی ہوں کہ کاش! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے پیدا ہی نہ کیا ہوتا اور میں کوئی قابلِ ذکر شے نہ ہوتی۔'' یہ فرما کر دوبارہ نماز میں مشغول ہو گئیں۔ (اِحْیَاءُ الْعُلُوم، ج ۵ ص ۱۵۲ ملخصاً)

اللہ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

آہ سلبِ ایماں کا خوف کھائے جاتا ہے
کاش! میری ماں نے ہی مجھ کو نہ جنا ہوتا

(7) موت کی یاد میں بھوکی رہنے والی خاتون

حضرتِ سیّدتُنا مُعاذہ عَدَوِیَّہ رحمۃُ اللہ علیہا روزانہ صبح کے وَقت فرماتیں: '' (شاید) یہ وہ دن ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔'' پھر شام تک کچھ نہ کھاتیں پھر جب رات ہوتی تو کہتیں، '' (شاید) یہ وہ رات ہے جس میں مجھے مرنا ہے۔'' پھر صبح تک نماز پڑھتی رہتیں۔ (ایضاً ص ۱۵۱) اللہ رَبُّ الْعِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.farzuloom.net

مِرا دل کانپ اٹھتا ہے کلیجہ منہ کو آتا ہے
کرم یارب اندھیرا قبر کا جب یاد آتا ہے

(8)گریہ وزاری کرنے والا خاندان

حضرتِ سیِّدنا قاسم بن راشد شیبانی قُدِّسَ سرُّہُ النُّورانی کہتے ہیں کہ حضرتِ سیدنا زمعہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مُحَصَّب میں ٹھہرے ہوئے تھے، آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی زوجہ اور بیٹیاں بھی ہمراہ تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رات کو اٹھے اور دیر تک نماز پڑھتے رہے۔ جب سَحری کا وقت ہوا تو بُلند آواز سے پکارنے لگے: ''اے رات میں پڑاؤ کرنے والے قافِلے کے مسافِرو! کیا ساری رات سوتے رہوگے؟ کیا اٹھ کر سفر نہیں کروگے؟'' تو وہ لوگ جلدی سے اٹھ گئے اور کہیں سے رونے کی آواز آنے لگی اور کہیں سے دعا مانگنے کی، ایک جانب سے قرآنِ پاک پڑھنے کی آواز سنائی دی تو دوسری جانب کوئی وُضو کر رہا ہوتا۔ پھر جب صبح ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بلند آواز سے پکارا: ''لوگ صبح کے وقت چلنے کو اچھا سمجھتے ہیں۔'' (کتابُ التہجُّد وقیام اللّیل مَع موسُوعَہ امام ابنِ اَبِی الدُّنیا، ج۱، ص۲۶۱ رقم ۷۲)

اللہ رُبُّ العِزّت عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مرے غوث کا وسیلہ رہے شاد سب قبیلہ
انہیں خلد میں بسانا مدنی مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

نمازِ اِشراق

www.farzuloom.net

دو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم: (۱) جو نَمازِ فجر باجماعت ادا کرکے ذکرُاللہ کرتا رہے یہاں تک کہ آفتاب بُلند ہوگیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اسے پورے حج و عمرہ کا ثواب ملیگا۔ (سُنَنُ التِّرمِذِیّ، ج ۲، ص ۱۰۰، حدیث ۵۸۶)

(۲) جو شخص نمازِ فجر سے فارغ ہونے کے بعد اپنے مُصلّے میں (یعنی جہاں نماز پڑھی وہیں) بیٹھا رہا حتّٰی کہ اِشراق کے نفل پڑھ لے صرف خیر ہی بولے تو اُس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچِہ سمندر کے جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ (سُنَنُ اَبِی دَاوٗد ج ۲ ص ۴۱ حدیث ۱۲۸۷)

حدیثِ پاک کے اس حصّے ''اپنے مصلّے میں بیٹھا رہے'' کی وضاحت کرتے ہوئے حضرتِ سیِّدُنا مُلا علی قاری عَلَیہِ رَحمۃُاللہِ الباری فرماتے ہیں: یعنی مسجد یا گھر میں اِس حال میں رہے کہ ذِکر یا غور و فکر کرنے یا علمِ دین سیکھنے سکھانے یا ''بیتُ اللہ کے طواف میں مشغول رہے'' نیز ''صرف خیر ہی بولے'' کے بارے میں فرماتے ہیں: ''یعنی فجر اور اشراق کے درمیان خیر یعنی بھلائی کے سوا کوئی گفتگو نہ کرے کیونکہ یہ وہ بات ہے جس پر ثواب مُرتّب ہوتا ہے۔ (مرقاۃ ج ۳ ص ۳۹۶ تحت الحدیث ۱۳۱۷)

''نمازِ اِشراق کا وقت: سورج طُلُوع ہونے کے کم از کم بیس یا پچیس مِنَٹ بعد سے لے کر ضحوۂ کُبریٰ تک نمازِ اِشراق کا وَقت رہتا ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نمازِ چاشت کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو چاشت کی دو رَکعتیں پابندی سے ادا کرتا رہے اس کے گناہ مُعاف کردیئے جاتے ہیں اگرچِہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔'' (سُنَن ابن ماجہ، ج ۲ ص ۱۵۳، ۱۵۴ حدیث ۱۳۸۲)

نَمازِ چاشت کا وَقت: اس کا وَقت آفتاب بُلند ہونے سے زَوال یعنی نصفُ النَّہار شرعی تک ہے اور بہتر یہ ہے کہ

www.farzuloom.net

چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴ ص ۲۵) نمازِ اِشراق کے فوراً بعد بھی چاہیں تو نمازِ چاشت پڑھ سکتے ہیں۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح

اس نماز کا بے انتہا ثواب ہے، شَہَنْشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن و جمال، دافِعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نَوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم و رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے چچا جان حضرتِ سیِّدُنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ اے میرے چچا! اگر ہو سکے تو صَلٰوۃُ التَّسبیح ہر روز ایک بار پڑھئے اور اگر روزانہ نہ ہو سکے تو ہر جُمُعہ کو ایک بار پڑھ لیجئے اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اور یہ بھی نہ ہو سکے تو عمر میں ایک بار۔ (سُنَنُ اَبی دَاو، د ج ۲ ص ۴۴، ۴۵ حدیث ۱۲۹۷)

صَلٰوۃُ التَّسْبِیْح پڑھنے کا طریقہ

اِس نَماز کی ترکیب یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد ثنا پڑھے پھر پندرہ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے: "سُبْحٰنَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر" پھر اَعُوْذُ بِاللہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم اور بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع سے پہلے دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم تین مرتبہ پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع سے سر اٹھائے اور سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہ اور اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْد پڑھ کر پھر کھڑے کھڑے دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ میں جائے اور تین مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھ کر پھر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر سجدہ سے سر اٹھائے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر دس مرتبہ یہی تسبیح پڑھے پھر دوسرے سجدہ میں جائے اور سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی تین مرتبہ پڑھے پھر اس کے بعد یہی تسبیح

www.farzuloom.net

دس مرتبہ پڑھے اسی طرح چار رکعت پڑھے اور خیال رہے کہ کھڑے ہونے کی حالت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اور باقی سب جگہ یہ تسبیح دس دس بار پڑھے یوں ہر رکعت میں 75 مرتبہ تسبیح پڑھی جائے گی اور چار رکعتوں میں تسبیح کی گنتی تین سو مرتبہ ہوگی۔ (بہار شریعت حصہ ۴ ص ۳۲) تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہوسکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔ (ایضاً ص ۳۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِستِخارہ

حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسولِ اکرم نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہم کو تمام اُمور میں استخارہ تعلیم فرماتے جیسے قراٰن کی سُورت تعلیم فرماتے تھے، فرماتے ہیں: ''جب کوئی کسی امر کا قصد کرے تو دو رکعت نفل پڑھے پھر کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ وَاَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ وَاَسۡأَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ الۡعَظِیۡمِ فَاِنَّکَ تَقۡدِرُوَلَا اَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَا اَعۡلَمُ وَاَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ اَللّٰھُمَّ اِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَخَیۡرٌلِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ اَوۡقَالَ عَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِہٖ فَاقۡدِرۡہُ لِیۡ وَ یَسِّرۡہُ لِیۡ ثُمَّ بَارِکۡ لِیۡ فِیۡہِ وَاِنۡ کُنۡتَ تَعۡلَمُ اَنَّ ھٰذَا الۡاَمۡرَ شَرٌّ لِّیۡ فِیۡ دِیۡنِیۡ وَمَعَاشِیۡ وَعَاقِبَۃِ اَمۡرِیۡ اَوۡ قَالَ عَاجِلِ اَمۡرِیۡ وَاٰجِلِہٖ فَاصۡرِفۡہُ عَنِّیۡ وَاصۡرِفۡنِیۡ عَنۡہُ وَاقۡدِرۡ لِیَ الۡخَیۡرَ حَیۡثُ کَانَ ثُمَّ رَضِّنِیۡ بِہٖ۔

اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) میں تیرے علم کے ساتھ تجھ سے خیر طلب کرتا (کرتی) ہوں اور تیری قدرت کے ذریعہ سے طلبِ قدرت کرتا (کرتی) ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم مانگتا (مانگتی) ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے

اور میں قدرت نہیں رکھتا (رکھتی) تو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا (جانتی) اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر تیرے علم میں یہ امر (جس کا میں قصد وارادہ رکھتا (رکھتی) ہوں) میرے دین وایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار میں دنیا وآخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر کردے اور میرے لیے آسان کردے پھر اس میں میرے واسطے برکت کردے۔ اے اللہ (عَزَّوَجَلَّ) اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لیے بُرا ہے میرے دین وایمان میری زندگی اور میرے انجام کار دنیا وآخرت میں تو اس کو مجھ سے اور مجھ کو اس سے پھیر دے اور جہاں کہیں بہتری ہو میرے لیے مقدر کر پھر اس سے مجھے راضی کردے۔ (صَحِیحُ البُخارِیّ، ج۱ص ۳۹۳ حدیث ۱۱۶۲، رَدُّالمُحتار، ج۲ص ۵۶۹)

اَوْ قَالَ عَاجِلِ اَمْرِیْ میں ''اَوْ'' شکِ راوی ہے، فقہاء فرماتے ہیں کہ جمع کرے یعنی یوں کہے۔ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ وَاٰجِلِہٖ۔ (غُنیہ، ص۴۳۱)

مسئلہ: حج اور جہاد اور دیگر نیک کاموں میں نفسِ فعل کے لیے استخارہ نہیں ہو سکتا، ہاں تعیینِ وقت (یعنی وقت مقرّر کرنے) کے لیے کر سکتے ہیں۔ (ایضاً)

نمازِ استخارہ میں کون سی سُورتیں پڑھیں

مُستحب یہ ہے کہ اس دُعا کے اوّل آخر اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اور درود شریف پڑھے اور پہلی رَکعت میں قُلْ یٰاَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ اور دوسری میں قُلْ ھُوَاللّٰہُ پڑھے اور بعض مشائخ فرماتے ہیں کہ پہلی میں وَ رَبُّکَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَ یَخْتَارُ ؕ مَا کَانَ لَھُمُ الْخِیَرَۃُ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰہِ وَتَعٰلٰی عَمَّا یُشْرِکُوْنَ ﴿۶۸﴾ وَرَبُّکَ یَعْلَمُ مَا تُکِنُّ صُدُوْرُھُمْ وَمَا یُعْلِنُوْنَ

www.farzuloom.net

(پ۲۰،القصص:۶۸،۶۹)

اور دوسری میں وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّ لَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗۤ اَمْرًا اَنْ یَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِیَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِیْنًا ﴿۳۶﴾ (پ۲۲،الاحزاب:۳۶) پڑھے۔(رَدُّالمُحتار، ج۲ص۵۷۰)

بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے کہ ایک حدیث میں ہے: ''اے انس! جب تو کسی کام کا قصد کرے تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے اس میں سات بار استخارہ کر پھر نظر کر تیرے دل میں کیا گزرا کہ بیشک اُسی میں خیر ہے۔'' (ایضاً)

اور بعض مشائخِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السّلام سے منقول ہے کہ دُعائے مذکور پڑھ کر باطہارت قبلہ رُو سو رہے اگر خواب میں سفیدی یا سبزی دیکھے تو وہ کام بہتر ہے اور سیاہی یا سُرخی دیکھے تو بُرا ہے اس سے بچے۔ (ایضاً)

استخارہ کا وقت اس وقت تک ہے کہ ایک طرف رائے پوری جم نہ چکی ہو۔(بہارِ شریعت حصہ ۴ ص ۳۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَلٰوۃُ الْاَوَّابِیْن کی فضیلت

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت، مَخْزنِ جود وسخاوت، پیکرِ عظمت وشرافت، مَحبوبِ رَبُّ العزت، محسنِ انسانیت صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: ''جو مغرب کے بعد چھ رکعتیں اس طرح ادا کرے کہ ان کے درمیان کوئی بُری بات نہ کہے تو یہ چھ رکعتیں بارہ سال کی عبادت کے برابر ہوں گی۔'' (سُنن ابن ماجہ، ج۲ص۴۵حدیث ۱۱۶۷)

نمازِ اوّابِین کا طریقہ

www.farzuloom.net

مغرب کی تین رکعت فرض پڑھنے کے بعد چھ رکعت ایک ہی نیّت سے پڑھئے، ہر دو رکعت پر قعدہ کیجئے اور اس میں التحیات، درودِ ابراھیم اور دعا پڑھئے، پہلی، تیسری اور پانچویں رکعت کی ابتداء میں ثنا، تعوذ و تسمیہ (یعنی اعوذ اور بسم اللہ) بھی پڑھئے۔ چھٹی رکعت کے قعدے کے بعد سلام پھیر دیجئے۔ پہلی دو رکعتیں سُنَّتِ مُؤَکَّدہ ہوئیں اور باقی چار نوافِل۔ یہ ہے اوّابین (یعنی توبہ کرنے والوں) کی نماز۔ (الوظیفۃ الکریمۃ ص ۲۴ مُلَخَّصاً)

چاہیں تو دو دو رکعت کرکے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ بہارِ شریعت حصّہ 4 صَفْحَہ 15 اور 16 پر ہے: بعد مغرب چھ رکعتیں مُستحب ہیں ان کو صلوٰۃُ الاوّابین کہتے ہیں، خواہ ایک سلام سے سب پڑھے یا دو سے یا تین سے اور تین سلام سے یعنی ہر دو رکعت پر سلام پھیرنا افضل ہے۔ (دُرِّ مختار، رَدُّالمُحتار ج ۲، ص ۵۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

تَحِیَّۃُ الْوُضُو

وُضو کے بعد اعضا خشک ہونے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ (دُرِّ مُختار، ج ۲، ص ۵۶۳)

حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ نبیِّ کریم، رء وفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''جو شخص وُضو کرے اور اچھا وُضو کرے اور ظاہر و باطن کے ساتھ مُتوَجِّہ ہو کر دو رَکعت پڑھے، اس کے لیے جنّت واجب ہو جاتی ہے۔'' (صَحِیح مُسلِم، ص ۱۴۴ حدیث ۲۳۴) غسل کے بعد بھی دو رَکعت نماز مُستَحَب ہے۔ وُضو کے بعد فرض وغیرہ پڑھے تو قائم مقام تَحِیّۃُ الوُضو کے ہو جائیں گے۔ (رَدُّالمُحتار، ج ۲ ص ۵۶۳) مکروہ وَقت میں تَحِیّۃُ الوُضو اور غسل کے بعد والی دو رَکعتیں نہیں پڑھ سکتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالیٰ علیٰ محمَّد

صَلٰوۃُ الْاَسْرَار

www.farzuloom.net

دعاؤں کی مقبولیت اور حاجتوں کے پورا ہونے کے لئے ایک مجرّب (یعنی آزمودہ) نماز صَلٰوۃُالْاَسرَار بھی ہے جس کو امام ابوالحسن نورُالدّین علی بن جریر لخمی شطنوفی نے بہجۃُالْاَسرار میں اور حضرتِ ملا علی قاری عَلَیہِ رَحمۃُ اللہِ الباری اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ رحمۃ اللہِ القوی نے حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہوئے تحریر فرمایا ہے۔اِس کی ترکیب یہ ہے کہ بعد نماز مغرب سنّتیں پڑھ کر دو رَکعت نماز نفل پڑھے اور بہتر یہ ہے کہ اَلحمد کے بعد ہر رَکعت میں گیارہ گیارہ مرتبہ قُل ھُواللّٰہ پڑھے سلام کے بعد اللہ عزّوَجلّ کی حمد و ثنا کرے (مثلاً حمد و ثنا کی نیّت سے سورۃ الفاتحہ پڑھ لے) پھر نبی صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم پر گیارہ بار درودو سلام عرض کرے اور گیارہ بار یہ کہے: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ یَانَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِی وَامْدُدْنِی فِی قَضَاءِ حَاجَتِی یَا قَاضِیَ الْحَاجَات. ترجمہ: اے اللہ عزّوَجلّ کے رسول! اے اللہ عزّوَجلّ کے نبی! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجیے، میری حاجت پوری ہونے میں، اے تمام حاجتوں کے پورا کرنے والے۔ پھر عراق کی جانب گیارہ قدم چلے اور ہر قدم پر یہ کہے: یَاغَوْثَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِی وَامْدُدْنِی فِی قَضَاءِ حَاجَتِی یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔

(ترجمہ: اے جنّ واِنس کے فریاد رس اور اے دونوں طرف (یعنی ماں باپ دونوں ہی کی جانب) سے بُزُرگ! میری فریاد کو پہنچئے اور میری مدد کیجیے میری حاجت پوری ہونے میں، اے حاجتوں کے پورا کرنے والے۔) پھر حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو وَسیلہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت کے لئے دعا مانگے۔ (عَرَبی دعاؤں کے ساتھ ترجمہ پڑھنا ضروری نہیں) (بہار شریعت حصہ ۴، ص ۳۵، بہجۃ الاسرار، ص ۱۹۷)

حُسنِ نیّت ہو، خطا تو کبھی کرتا ہی نہیں
آزمایا ہے یگانہ ہے دُوگانہ تیرا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

صَلٰوۃُ الْحَاجَات

www.farzuloom.net

حضرتِ سیّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ''جب حُضُورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتشَم، شافِعِ اُمَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کو کوئی امرِ اہم پیش آتا تو نَماز پڑھتے۔'' (سُنَنِ اَبُوداوٗد، حدیث ۱۳۱۹ ج۲ ص ۵۲) اِس کے لیے دو یا چار رَکعت پڑھے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ''پہلی رَکعت میں سورۂ فاتحہ اور تین بار آیۃُالکُرسی پڑھے اور باقی تین رَکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور قُلْ ھُوَاللہُ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ایک ایک بار پڑھے، تو یہ ایسی ہیں جیسے شبِ قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔''
(بہارِ شریعت، حصہ ۴ ص ۳۴)

مشائخِ کرام رَحِمَھُمُ اللہُ السّلام فرماتے ہیں: کہ ہم نے یہ نَماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔ (ایضاً)

حضرتِ سیّدُنا عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم فرماتے ہیں: جس کی کوئی حاجت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہو یا کسی بنی آدم (یعنی انسان) کی طرف تو اچھی طرح وُضو کرے پھر دو رَکعت نماز پڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ثنا کرے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم پر دُرُود بھیجے پھر یہ پڑھے:

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحٰنَ اللہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ اَسْأَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِکَ وَالْغَنِیْمَۃَ مِنْ کُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَۃَ مِنْ کُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَہٗ وَلَا ھَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَہٗ وَلَا حَاجَۃً ھِیَ لَکَ رِضًا اِلَّا قَضَیْتَھَا یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ (سُنَنُ التِرمذی، حدیث ۴۷۸ ج۲ ص ۲۱)

ترجمہ: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں جو حلیم و کریم ہے، پاک ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ مالک ہے عرشِ عظیم کا، حمد ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے جو رب ہے تمام جہاں کا، میں تجھ سے تیری رحمت کے اسباب مانگتا (مانگتی) ہوں اور طلب کرتا (کرتی) ہوں تیری بخشش کے ذرائع اور ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی کو، میرے

www.farzuloom.net

لیے کوئی گناہ بغیر مغفرت نہ چھوڑ اور ہر غم کو دور کردے اور جو حاجت تیری رضا کے موافق ہے اسے پورا کر دے اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربان۔

نابینا کو آنکھیں مل گئیں

حضرتِ سیِّدُ نا عثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ عزَّوَجلَّ سے دُعا کیجیے کہ مجھے عافیت دے۔ ارشاد فرمایا: ''اگر تو چاہے تو دُعا کروں اور چاہے تو صبر کر اور یہ تیرے لیے بہتر ہے۔'' انہوں نے عرض کی: حضور! دعا فرما دیجئے۔ انھیں حکم فرمایا: کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دُعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُکَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیکَ بِنَبِیِّکَ
مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَةِ یَا رَسُولَ اللہِ ا۔ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ
اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیَ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ

(حدیثِ پاک میں اس جگہ "یا محمد" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہے۔ مگر مجدّدِ اعظم، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے "یا محمد" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہنے کے بجائے، یا رسولَ اللہ (عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کہنے کی تعلیم دی ہے۔)

ترجمہ: اے اللہ عزَّوَجلَّ! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اور توسل کرتا ہوں اور تیری طرف مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں تیرے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ذریعے سے جو نبیِّ رحمت ہیں۔ یا رسولَ اللہ! (عزَّوَجلَّ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ذریعے سے اپنے رب عزَّوَجلَّ کی طرف اِس حاجت کے بارے میں مُتَوَجِّہ ہوتا ہوں، تاکہ میری حاجت پوری ہو۔ ''الٰہی! ان کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔''

سیِّدُ نا عثمان بن حُنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ''خدا کی قسم! ہم اٹھنے بھی نہ پائے تھے، باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے، گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں۔''

(سنن ابن ماجہ، ج۲ص۱۵۶حدیث ۱۳۸۵، سنن الترمذی، ص۳۳۶ ج۵حدیث ۳۵۸۹، المعجم الکبیر، ج۹ص۳۰حدیث ۸۳۱۱، بہار شریعت، حصہ ۴ص ۳۴)

اسلامی بہنو! شیطان جو یہ وسوسہ ڈالتا ہے کہ صرف '' یااللہ'' کہنا چاہئے '' یارسول اللہ'' نہیں کہنا چاہئے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس حدیثِ مبارک نے شیطان کے اس انتہائی خطرناک وسوسے کو بھی جڑ سے اُکھاڑ دیا کہ اگر '' یارسولَ اللہ'' کہنا جائز نہ ہوتا تو خود ہمارے پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم اِس کی کیوں تعلیم دیتے؟ بس جھوم جھوم کر '' یارسولَ اللہ'' کے نعرے لگاتے جائیے۔

یارسول اللہ کے نعرے سے ہم کو پیار ہے
جس نے یہ نعرہ لگایا اُس کا بیڑا پار ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علیٰ محمَّد

گہن کی نماز

حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی کہ شَہنشاہِ خوش خِصال، پیکرِ حُسن وجمال، دافعِ رنج وملال، صاحبِ جُودونوال، رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہاکے عہدِ کریم (یعنی مبارک زمانے) میں ایک مرتبہ آفتاب میں گہن لگا، آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلم مسجد میں تشریف لائے اور بہُت طویل قیام و رُکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے کبھی ایسا کرتے نہ دیکھا اور یہ فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کی موت وحیات کے سبب اپنی یہ نشانیاں ظاہر نہیں فرماتا، بلکہ ان سے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے، لہٰذا جب ان میں سے کچھ دیکھو تو ذکر و دُعا و اِستِغفار کی طرف گھبرا کر اٹھو۔

(صَحیحُ البُخارِیّ، ج۱ص ۳۶۳حدیث ۱۰۵۹)

سورج گہن کی نماز سُنّتِ مُؤَکّدہ اور چاند گہن کی نماز مُستَحَب ہے۔ (دُرِّمُختار، ج۳ص۸۰)

گہن کی نماز پڑھنے کا طریقہ

www.farzuloom.net

یہ نَمازاور نوافِل کی طرح دو رَکعت پڑھیں یعنی ہر رَکعت میں ایک رُکوع اور دو سجدے کریں نہ اس میں اذان ہے، نہ اقامت، نہ بُلند آواز سے قراءَت، اور نَماز کے بعد دُعا کریں یہاں تک کہ آفتاب کھل جائے اور دو رَکعت سے زیادہ بھی پڑھ سکتے ہیں خواہ دو، دو رَکعت پر سلام پھیریں یا چار پر۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۴ ص ۱۳۶) ایسے وقت گہن لگا کہ اس وقت نَماز پڑھنا ممنوع ہے تو نَماز نہ پڑھیں، بلکہ دُعا میں مشغول رہیں اور اِسی حالت میں ڈوب جائے تو دُعا ختم کر دیں اور مغرب کی نَماز پڑھیں۔ (الجوہرۃ النیرۃ، ص ۱۲۴، رَدُّالْمُحتار، ج ۳ ص ۷۸) تیز آندھی آئے یا دن میں سخت تاریکی چھا جائے یا رات میں خوفناک روشنی ہو یا لگاتار کثرت سے مینھ برسے یا بکثرت اولے پڑیں یا آسمان سُرخ ہو جائے یا بجلیاں گریں یا بکثرت تارے ٹوٹیں یا طاعون وغیرہ وبا پھیلے یا زلزلے آئیں یا دشمن کا خوف ہو یا اور کوئی دہشت ناک امر پایا جائے ان سب کے لیے دو رَکعت نَماز مُستَحَب ہے۔ (عالمگیری، ج ۱ ص ۱۵۳، دُرِّمُختار، ج ۳ ص ۸۰، وغیرہما)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نمازِتوبہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدِّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حُضُورِ پاک، صاحِبِ لَولاک، سیّاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم فرماتے ہیں: ''جب کوئی بندہ گناہ کرے پھر وُضو کرکے نَماز پڑھے پھر اِستغفار کرے، اللہ تعالیٰ اس کے گناہ بخش دے گا۔'' پھر یہ آیت پڑھی: وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْۤا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ ۠ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ ۫ۚ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳۵﴾

www.farzuloom.net

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ کہ جب کوئی بے حیائی یا اپنی جانوں پر ظلم کریں اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کو یاد کرکے اپنے گناہوں کی معافی چاہیں اور گناہ کون بخشے سوا اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے؟ اور اپنے کیے پر جان بوجھ کر اَڑ نہ جائیں۔

(سُنَنُ التِرمِذی، ج ۱ص ۴۱۵ حدیث ۴۰۶)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

عشاء کے بعد دو نفل کا ثواب

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: جو عشاء کے بعد دو رَکعَت پڑھے گا اور ہر رَکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد پندرہ بار قُل ھُوَاللہُ اَحَد پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنّت میں دو ایسے محل تعمیر کریگا جسے اہلِ جنّت دیکھیں گے۔ (تفسیر درمنثور ج ۸ ص ۶۸۱)

سنّتِ عصر کے بارے میں دو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

(۱) جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کے بدن کو آگ پر حرام فرمادے گا۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر لِلطَّبَرَانِی، ج ۲۳ ص ۲۸۱ حدیث ۶۱۱)

(۲) ''جو عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھے، اُسے آگ نہ چھوئے گی۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرَانِی، ج ۲ ص ۷۷ حدیث ۲۵۸۰)

ظُہر کے آخِری دو نفل کے بھی کیا کہنے

ظُہر کے بعد چار رَکعَت پڑھنا مُستحَب ہے کہ حدیثِ پاک میں فرمایا: جس نے ظہر سے پہلے چار اور بعد میں چار پر مُحافَظَت کی اللہ تعالیٰ اُس پر آگ حرام فرمادے گا۔ (سُنَنُ النَّسائی ص ۳۱۰ حدیث ۱۸۱۳)۔

علامہ سیِّد طحطاوی علیہ رحمۃ القوی فرماتے ہیں: سِرے سے آگ میں داخِل ہی نہ ہوگا اور اُس کے گناہ مٹادیئے جائیں گے اور اس پر (حقوق العباد یعنی بندوں کی حق تلفیوں کے) جو مُطالبات ہیں اللہ تعالیٰ اُس کے

www.farzuloom.net

فریق کو راضی کر دے گا یا یہ مطلب ہے کہ ایسے کاموں کی توفیق دے گا جن پر سزا نہ ہو۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی الدر ج ا ص ۲۸۴)

اور علّامہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: اُس کیلئے بِشارت یہ ہے کہ سعادت پر اُس کا خاتمہ ہو گا اور دوزخ میں نہ جائے گا۔ (رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۵۴۷)

اسلامی بہنو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جہاں ظُہر کی دس رَکْعت نَماز پڑھ لیتے ہیں وہاں آخر میں مزید دو رَکْعت نفل پڑھکر بارھویں شریف کی نسبت سے 12 رَکْعت کرنے میں دیر ہی کتنی لگتی ہے! استِقامت کے ساتھ دو نفل پڑھنے کی نیّت فرمالیجئے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(اسلامی بہنوں کی نماز ص ۱۷۰ تا ۱۹۵)

---

(10): "اذان دینے کے مستحب مواقع"

{۱} بچّے {۲} مغموم {۳} مِرگی والے {۴} غضبناک اور بد مزاج آدمی اور {۵} بد مِزاج جانور کے کان میں {۶} لڑائی کی شدّت کے وقت {۷} آتش زَدَگی (آگ لگنے) کے وقت {۸} میّت دَفن کرنے کے بعد {۹} جِنّ کی سر کشی کے وَقت (مَثَلًا کسی پر جِنّ سُوار ہو) {۱۰} جنگل میں راستہ بھول جائیں اور کوئی بتانے والا نہ ہو اُس وقت۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۴۶۶، رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۶۲) نیز {۱۱} وَبا کے زمانے میں بھی اذان دینا مُستَحَب ہے۔ (بہارِ شریعت ج ا ص ۴۶۶، فتاوٰی رضویہ مُخَرَّجہ ج ۵ ص ۳۷۰)

(فیضانِ اذان ص ۱۴)

---

www.farzuloom.net

(11): ”نَماز اور لباس کے مدنی پھول“

دَورانِ نَماز لباس پہننا

(۱) دَورانِ نَماز کُرتا یا پاجامہ پہننے یا تہبند باندھنے سے نَماز ٹوٹ جاتی ہے۔ (غُنْیَہ ص ۴۵۲ وغیرہا)

(۲) دَورانِ نَماز سَتر کُھل جانے اوراسی حالت میں کوئی رُکن ادا کرنے یا تین بار سُبحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار وَقفہ گزر جانے سے بھی نَماز فاسِد ہو (یعنی ٹوٹ) جاتی ہے۔ (دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۴۶۷)

کندھوں پر چادر لٹکانا

(۳) نَماز میں سَدَل یعنی کپڑا لٹکانا مکروہِ تحریمی ہے۔ مَثَلاً سَر یا کندھے پر اِس طرح سے چادر یا رومال وغیرہ ڈالنا کہ دونوں کَنارے لٹکتے ہوں۔ ہاں، اگر ایک کَنارا دوسرے کندھے پر ڈال دیا اور دوسرا لٹک رہا ہے تو حَرَج نہیں۔ (۴) آج کل بعض لوگ ایک کندھے پر اِس طرح رومال رکھتے ہیں کہ اس کا ایک سِرا پیٹ پر لٹک رہا ہوتا ہے اور دوسرا پیٹھ پر۔ اِس طرح نَماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۲۴) (۵) دونوں آستینوں میں سے اگر ایک آستین بھی آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوئی ہو تو نَماز مکروہِ تحریمی ہو گی۔ (ایضاً، دُرِّ مُختار ج ۲ ص ۴۹۰) (۶) دوسرا کپڑا ہونے کے باوُجود صِرف پاجامے یا تہبند میں نَماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے۔ (عالمگیری ج ۱ ص ۱۰۶) (۷) (نَماز میں) کُرتے وغیرہ کے بٹن کُھلے ہونا جس سے سینہ کُھلا رہے مکروہِ تحریمی ہے ہاں اگر نیچے کوئی اور کپڑا ہے جس سے سینہ نہیں کھلا تو مکروہِ تنزیہی ہے۔ (بہارِ شریعت ج ۱ ص ۶۳۰)

(۸) جاندار کی تصویر والا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تحریمی ہے نَماز کے علاوہ بھی ایسا کپڑا پہننا جائز نہیں۔ (ایضاً ص ۶۲۷)

مکروہِ تحریمی کی تعریف

یہ واجِب کامُقابِل (یعنی الٹ) ہے اس کے کرنے سے عبادت ناقِص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گنہگار ہوتا ہے اگرچِہ اس کا گناہ حرام سے کم ہے اور چند بار اس کا اِرتِکاب (یعنی عمل میں لانا) کبیرہ (گناہ) ہے۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل ص ۲۸۳) مکروہِ تحریمی ہو جانے والی نَماز واجِبُ الاِعادہ ہوتی ہے یعنی ایسی نَماز کو نئے سرے سے پڑھنا واجِب ہوتا ہے۔ مکروہِ تحریمی کی ایسی صورتیں بھی ہیں جن میں سجدۂ سہو کر لینے سے نَماز دُرُست ہو جاتی ہے۔ اِس کی تفصیلی معلومات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 496 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''نَماز کے اَحکام'' کا مُطالَعہ کیجئے۔

(۹) دوسرے کپڑے مُیَسَّر ہونے کے باوُجود کام کاج کے لباس میں نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

(شَرحُ الوِقایۃ ج ا ص ۱۹۸)

(۱۰) اُلٹا کپڑا پہن کر یا اَوڑھ کر نَماز مکروہِ تنزیہی ہے۔ (فتاوٰی رضویہ ج ۷ ص ۳۵۸ تا ۳۶۰)

(۱۱) سُستی سے ننگے سر نَماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۹۱) نَماز میں ٹوپی یا عِمامہ شریف گر پڑا تو اُٹھا لینا افضل ہے جبکہ عملِ کثیر کی حاجت نہ پڑے ورنہ نَماز فاسِد ہو جائے گی۔ اور بار بار اٹھانا پڑے تو چھوڑ دیں اور نہ اٹھانے سے خُشُوع و خُضُوع مقصود ہو تو نہ اُٹھانا افضل ہے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالمُحتار ج ۲ ص ۴۹۱)

(۱۲) اگر کوئی ننگے سر نَماز پڑھ رہا ہو یا اُس کی ٹوپی گر پڑی ہو تو اُس کو دوسرا شخص ٹوپی نہ پہنائے۔

عملِ کثیر کی تعریف

عملِ کثیر نَماز کو فاسِد کر (یعنی توڑ) دیتا ہے جبکہ نہ نَماز کے اعمال سے ہو نہ ہی اصلاحِ نَماز کیلئے کیا گیا ہو۔ جس کام کے کرنے والے کو دُور سے دیکھنے سے ایسا لگے کہ یہ نَماز میں نہیں ہے بلکہ اگر گُمان غالِب ہو کہ نَماز میں نہیں تب بھی عملِ کثیر ہے۔ اور اگر دُور سے دیکھنے والے کو شک و شُبہ ہے کہ نَماز میں ہے یا نہیں تو عملِ قلیل ہے اور نَماز فاسِد نہ ہو گی۔ (دُرِّمُختار ج ۲ ص ۴۶۴)

ہاف آستین میں نَماز پڑھنا کیسا؟

www.farzuloom.net

(۱۳) آدھی آستین والاکُرتا یا قمیص پہن کر نَماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے جبکہ اُس کے پاس دوسرے کپڑے موجود ہوں۔ حضرتِ صدرُالشَّریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃاللہ القوی فرماتے ہیں: ''جس کے پاس کپڑے موجود ہوں اور صِرف نیم آستین (یعنی آدھی آستین) یا بَنیان پہن کر نَماز پڑھتا ہے تو کراہتِ تنزیہی ہے اور کپڑے موجود نہیں تو کراہت بھی نہیں۔'' (فتاوٰی اَمجدِیّہ ج ا ص ۱۹۳)

(۱۴) مفتیِّ اعظم پاکستان حضرت قبلہ مفتی وقارُالدین قادِری رضوی علیہ رحمۃاللہ القوی فرماتے ہیں: ہاف آستین والاکُرتا، قمیص یا شَرٹ کام کاج کرنے والے لباس (کے حکم) میں شامِل ہیں (کہ کام کاج والا لباس پہن کر انسان معزّزین کے سامنے جاتے ہوئے کتراتا ہے) اِس لئے جو ہاف آستین والاکُرتا پہن کر دوسرے لوگوں کے سامنے جانا گوارا نہیں کرتے، اُن کی نَماز مکروہِ تنزیہی ہے اور جو لوگ ایسا لباس پہن کر سب کے سامنے جانے میں کوئی بُرائی محسوس نہیں کرتے، اُن کی نَماز مکروہ نہیں۔ (وَقارُالفتاوٰی ج ۲ ص ۲۴۶)

مکروہِ تنزیہی کی تعریف

جس کا کرنا شَرع کو پسند نہیں مگر نہ اِس حد تک (ناپسند) کہ اس پر وَعیدِ عذاب فرمائے۔ یہ سنّتِ غیر مؤکدہ کے مقابِل ہے۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل ص ۲۸۴) مکروہِ تنزیہی ہو جانے والی نَماز دوبارہ پڑھ لینا بہتر ہے اگر نہ پڑھی تو گنہگار نہیں۔

مِرے دل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر
کر اُلفت میں اپنی فنا یا الٰہی

(وسائلِ بخشش ص ۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(نیکی کی دعوت ۲۰۸ تا ۲۱۱)

www.farzuloom.net

----

(12): "شفاعت کی ۱۸ اقسام"

دُرود شریف کی فضیلت کی حِکایت

حضرتِ سیِّدُ نا اَبُو المُواہِب شاذِلی علیہ رحمۃاللہ القوی فرماتے ہیں: جنابِ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھے خواب میں اپنے دیدارِ فیض آثار سے مُشرَّف کیا اور فرمایا: "تم بروزِ قیامت میرے ایک لاکھ اُمّتیوں کی شَفاعت کروگے۔" میں نے عَرض کی: اے میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم! مجھ پر اِس قَدر اِنعام واِکرام کیسے ہوا؟ ارشاد فرمایا: اِس لیے کہ تم مجھ پر دُرود کا ہَدِیّہ پیش کرتے رہتے ہو۔ (الطبقاتُ الکُبریٰ لِلشّعرانی، الجزءُ الثّانی ص ۱۰۱)

پڑھتے رہو دُرود و سلام بھائیو! مُدام
فضلِ خدا سے دونوں جہاں کے بنیں گے کام

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

حِکایتِ دُرود کے ضِمن میں "شفاعت" کے متعلق مَدَنی پھول

عُلَمائے کرام شَفاعت فرمائیں گے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سبحٰن اللہ! دُرودِ پاک پڑھنے کی بھی کیا خوب برکتیں ہیں! اِس حِکایتِ دُرود سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بروزِ قیامت اہلُ اللّٰہ (یعنی اللہ والے) گنہگاروں کی شَفاعت فرمائیں گے۔ یاد رہے! مُطلَقًا شَفاعت کا انکار حکمِ قراٰنی کا انکار اور کُفر ہے۔ موقع کی مناسَبَت سے شَفاعت کے بارے میں نیکی کی دعوت کے کچھ مَدَنی پھول آپ کی طرف بڑھاتا ہوں، قبول فرما کر اپنے دل کے مَدَنی گلدستے میں سجاتے جائیے، ان شاء اللہ عزوجل ایمان کو تازگی ملنے کے ساتھ ساتھ کئی وَسوَسوں کی کاٹ بھی ہو جائے گی۔ شَفاعت کے معنیٰ

ہیں: گُناہوں سے مُعافی کی سِفارِش۔ "سب سے پہلے عُلَمائے کرام کے شَفاعت کرنے کے مُتعلِّق ایک ایمان افروز رِوایت سَماعت فرمایئے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا جابِر بن عبدُاللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ خاتَمُ المُرسَلین، رَحمۃٌ لِّلعٰلمین، شفیعُ المُذنِبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشادِ دلنشین ہے: (میدانِ قیامت میں) عالِم اور عابِد لائے جائیں گے، عابِد (یعنی عبادت گزار) سے کہا جائے گا: جنَّت میں داخِل ہو جاؤ اور عالِم سے کہا جائے گا: تم ابھی ٹھہرو تاکہ لوگوں کی شَفاعت کرو، اِس صلے میں کہ تم نے ان کو ادب سکھایا۔ (شعب الایمان ج ۲ ص ۲۶۸ حدیث ۱۷۱۷)

مجھ کو اے عطّارؔ سُنّی عالموں سے پیار ہے
اِن شاءَ اللہ دو جہاں میں میرا بیڑا پار ہے

(وسائلِ بخشش ص ٦٤٦)

جن آیات میں شفاعت کا انکار ہے ان کی وَضاحت

قراٰنِ کریم کی جن آیتوں میں شَفاعت کی نفی (یعنی انکار) ہے وہاں مُراد ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی بھی جبراً شفاعَت نہیں کرسکتا یا غیر مسلموں کی شَفاعت نہیں یا بُت شَفیع (یعنی شفاعت کرنے والے) نہیں ہیں۔ مثلاً پارہ 3 سورۃ البقرہ آیت نمبر 254 میں ہے: **یَوۡمٌ لَّا بَیۡعٌ فِیۡہِ وَلَا خُلَّۃٌ وَّلَا شَفٰعَۃٌ ؕ**

(پ ۳، البقرۃ: ۲۵۴)

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ دن جس میں نہ خرید فروخت ہے نہ کافروں کے لئے دوستی اور نہ شَفاعت۔ پارہ 29 سورۃ المدثر آیت نمبر 48 میں ارشاد ہوتا ہے: **فَمَا تَنۡفَعُہُمۡ شَفَاعَۃُ الشّٰفِعِیۡنَ ؕ﴿۴۸﴾**

(پ ۲۹، المدثر: ۴۸)

ترجَمۂ کنزالایمان: تو انہیں سِفارشیوں کی سِفارش کام نہ دے گی۔

www.farzuloom.net

قراٰن سے شفاعت کا ثُبُوت

جہاں قراٰن شریف میں شفاعت کا ثُبُوت ہے وہاں اللہ کے پیاروں کی مومنوں کے لئے "شَفَاعَت بِالْاِذن" مُراد ہے یعنی اللہ عزوجل کے پیارے بندے اپنی مَحبوبِیَّت اور وجاہت و مرتبے کی بِنا پر اللہ تعالیٰ کی اجازت سے مومنوں کو بخشوائیں گے۔ مثلاً پارہ 3 سورۃ البقرہ آیت 255 میں ارشادِ ربُّ العِباد ہے: مَنۡ ذَا الَّذِىۡ يَشۡفَعُ عِنۡدَهٗۤ اِلَّا بِاِذۡنِهٖ ؕ (پ ۳، البقرۃ: ۲۵۵)

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ کون ہے جو اس کے یہاں سِفارش کرے بے اس کے حکم کے۔

پارہ 16 سورۂ مریم آیت نمبر 87 میں ہے:

لَا يَمۡلِكُوۡنَ الشَّفَاعَةَ اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنۡدَ الرَّحۡمٰنِ عَهۡدًا ۘ﴿۸۷﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: لوگ شفاعت کے مالک نہیں مگر وُہی جنھوں نے رحمٰن کے پاس قرار کر رکھا ہے۔

نیکیاں بالکل نہیں ہیں نامۂ اعمال میں
کیجئے عطّار کی آکر شَفاعت یارسول

(وسائلِ بخشش ص ۱۴۲)

کون کون شفاعت کرے گا؟

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت جلد اوّل" صَفحہ 139 تا 141 پر قیامت کی منظر کشی میں شفاعت کے مُتَعَلِّق تفصیلی مضمون میں یہ بھی ہے: اَب تمام انبیا اپنی اُمّت کی شَفاعَت فرمائیں گے، اولیائے کرام، شُہَدا (شُ۔ہَ۔دا)، عُلَما، حُفّاظ، حُجّاج بلکہ ہر وہ شخص

جس کو کوئی منصبِ دینی عنایت ہوا اپنے اپنے مُتَعَلِّقِین کی شَفاعت کرے گا۔ نابالغ بچّے جو مر گئے ہیں (وہ) اپنے ماں باپ کی شَفاعت کریں گے، یہاں تک کہ عُلَماکے پاس کچھ لوگ آکر عرض کریں گے: ہم نے آپ کے وُضُو کے لیے فلاں وقت میں پانی بھر دیا تھا، کوئی کہے گا کہ میں نے آپ کو اِستنجے کے لیے ڈھیلا دیا تھا، عُلَما اُن تک کی شَفاعت کریں گے۔

حِرزِ جاں ذِکرِ شَفاعت کیجئے
نار سے بچنے کی صورت کیجئے

(حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضا: اِس شعر میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: اے عاشِقانِ رسول! شَفاعتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا خوب تذکرہ کرتے رہیے گویا اپنے لئے اسے مثلِ پناہ گاہ بنا لیجئے کہ "ذِکرِ شَفاعت" آخرت کی بھلائی اور عذابِ جہنّم سے نجات کا وسیلہ بن جائے۔

تجھ سا سیاہ کار کون اُن سا شَفیع ہے کہاں!
پھر وہ تجھی کو بھول جائیں دل یہ ترا گمان ہے

(حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضا: اِس شعر میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ اپنے آپ سے تواضُعًا (یعنی بطورِ انکساری) فرمارہے ہیں: تُو سب سے بڑا گنہگار ہی سہی مگر تو جس پیارے مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا غلام ہے اُن سے بڑا شَفاعت کرنے والا بھی تو کوئی نہیں۔ اس لئے اے میرے غمگین دل! تسلّی رکھ! بروزِ حشر شفیعِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تجھے ہرگز نہیں بھولیں گے۔

یارسولَ اللہ! مجرم حاضِرِ دربار ہے نیکیاں پلّے نہیں سر پر گُنہ کا بار ہے
تم شہِ ابرار یہ سب سے بڑا عِصیاں شِعار یوں شَفاعت کا یہی سب سے بڑا حقدار ہے

www.farzuloom.net

(وسائلِ بخشش ص ۲۲۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

شَفاعت کی 8 اَقسام

مُحقّق عَلَی الاِطْلاق، خاتمُ المُحدِّثین، حضرتِ علّامہ شیخ عبدُالحق مُحدِّث دِہلَوی علیہ رحمۃ اللہ القوی شفاعت کی قسمیں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: (۱) شَفاعت کی پہلی قسم شَفاعتِ عُظمیٰ ہے جس کا تمام مخلوقات کو نفع ملے گا اور یہ ہماری محترم نبی، مکّی مَدَنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہی کے ساتھ خاص ہے یعنی انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام میں سے کسی اور نبی کو اِس پر جُرأت (جُر۔اَت) اور پیش قدمی کی مجال نہ ہوگی اور یہ شَفاعت لوگوں کو آرام پہنچانے، میدانِ حشر میں دیر تک ٹھہرنے سے چُھٹکارا دلانے، اللہ عزوجل کے فیصلے اور حساب کے جلدی کرنے اور قیامت کے دن کی سختی و پریشانی سے نکالنے کے لئے ہوگی (۲) دوسری قسم کی شَفاعت ایک قوم کو بے حساب جنّت میں داخِل کروانے کے لئے ہوگی اور یہ شَفاعت بھی ہمارے نبیِّ پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے لیے ثابت ہے اور بعض عُلَماءِ کرام کے نزدیک یہ شَفاعت حُضُورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم ہی کے ساتھ خاص ہے (۳) تیسری قسم کی شَفاعت اُن لوگوں کے بارے میں ہوگی کہ جن کی نیکیاں اور بُرائیاں برابر برابر ہوں گی اور شَفاعت کی مدد سے جنّت میں داخِل ہوں گے (۴) چوتھی قسم کی شَفاعت اُن لوگوں کے لئے ہوگی جو کہ دوزخ کے حق دار ہو چکے ہوں گے تو حضورِ پُرنور، شافعِ یومُ النّشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم شَفاعت فرما کر اُن کو جنّت میں لائیں گے (۵) پانچویں قسم کی شَفاعت مرتبے کی بُلندی اور بُزرگی کی زِیادَتی کے لئے ہوگی (۶) چھٹی قسم کی شَفاعت اُن گنہگاروں کے بارے میں ہوگی جو کہ جہنّم میں پہنچ چکے ہوں گے اور شَفاعت کی وجہ سے نکل آئیں گے اور اس طرح کی شَفاعت دیگر انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام، فِرِشتے، عُلَما اور شُہَدا بھی فرمائیں گے (۷) ساتویں قسم کی شَفاعت جنّت کھولنے کے بارے میں ہوگی (۸) آٹھویں قسم کی شَفاعت خاص کر مدینۂ مُنوّرہ زادھا اللہ شرفاً و تعظیماً والوں اور مدینے کے

www.farzuloom.net

تاجور، سلطانِ بَحر وبَر صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت کرنے والوں کے لئے خُصُوصی طریقے پر ہوگی۔ (مُلَخَّص از اَشِعَّۃُ اللَّمعات ج ۴ ص ۴۰۴)

حشر میں ہم بھی سیر دیکھیں گے
مُنکِر آج ان سے التجانہ کرے

(حدائقِ بخشش شریف)

شَرح کلامِ رضا: میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اِس شِعر میں فرماتے ہیں: جو لوگ آج دنیا میں اللہ عزوجل کے پیاروں کو "بے اختیار" سمجھتے ہیں، بروزِ محشر ہم بھی ان کا خوب تماشا دیکھیں گے کہ کس طرح بے بسی اور بے چینی کے ساتھ انبیاءِ کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے پاک درباروں میں شَفاعت کی بھیک لینے کیلئے دھکّے کھا رہے ہوں گے! مگر ناکامی کا منہ دیکھیں گے۔ جبھی تو کہا جا رہا ہے:

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے
پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا

(حدائقِ بخشش شریف)

شَرح کلامِ رضا: یعنی آج اختیاراتِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کا اِعتراف کرلے اور ان کے دامنِ کرم کی پناہ میں آجا اور اِن سے مدد مانگ۔ اگر تُو نے یہ ذہن بنالیا کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم اللہ عزوجل کی عطا سے بھی مدد نہیں کرسکتے تو یاد رکھ! کل بروزِ قیامت جب اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی شانِ محبوبی ظاہر ہوگی اور تُو اختیارات تسلیم کرلے گا اور شَفاعت کی صورت میں مدد کی بھیک لینے دوڑے گا تو اُس وقت سرکارِ نامدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نہیں "مانیں" گے کہ دنیا "دارُالعمل" (یعنی عمل کی جگہ) تھی اگر وَہیں "مان لیتا" تو کام ہوجاتا، اب "ماننا" کام نہ دے گا کیوں کہ آخِرت دارالعمل نہیں "دارُالجزا" (یعنی دنیا میں جو عمل کیا اُس کا بدلہ ملنے کی جگہ) ہے۔

www.farzuloom.net

شَفاعت کی اُمّید پر گناہ کرنے والا کیسا ہے؟

شَفاعت کی اُمّید پر گناہ کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے اچھا ڈاکٹر مل جانے کی اُمّید پر کوئی زہر کھالے یا ہڈّیوں کے ماہِر ڈاکٹر کے ملنے کی اُمّید پر گاڑی کے نیچے خود کو گرا کر سارے بدن کی ہڈّیاں تُڑوالے۔ اور یقینا کوئی بھی ایسا نہیں کر سکتا۔ للٰذا ہر دم گناہوں سے بچتے رہنا ضَروری ہے۔ شَفاعت کی اُمید پر اللہ و رسول عزوجل صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی نافرمانیاں کرکے خود کو جہنّم کے عذاب کیلئے پیش کرتے رہنا نہایت خطرناک ہے۔ اللہ عزوجل کی خفیہ تدبیر سے ہر وَقت ڈرتے رہنا چاہئے اگر گناہوں کی نُحوست سے ایمان ہی بر باد ہو گیا تو شفاعت کیسی! خدا کی قسم! ہمیشہ ہمیشہ کیلئے دوزخ کی بھڑکتی آگ اور گُوناگُوں عذابوں کا سامنا ہو گا۔ وَالعِیاذُ بِاللہ (اللہ عزوجل کی پناہ) ہاں بچنے کی لاکھ کوشش کے باوُجود نہ چاہتے ہوئے بھی بسا اوقات جو آدمی گناہوں میں پھنس جاتا ہے، اُسے چاہئے کہ توبہ استِغفار بھی کرتا رہے اور شفیعِ روزِ محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم سے شفاعت کی خیرات بھی مانگتا رہے۔

اے شافعِ اُمَم شہِ ذی جاہ لے خبر لِلّٰہ لے خبر مری لِلّٰہ لے خبر
مجرم کو بارگاہِ عدالت میں لائے ہیں تکتا ہے بیکسی میں تری راہ لے خبر
اہلِ عمل کو اُن کے عمل کام آئیں گے
میرا ہے کون تیرے سوا آہ! لے خبر

(حدائقِ بخشش شریف)

شَرحِ کلامِ رضا! اے تمام اُمّتوں کی شَفاعت فرمانے والے عزّت والے شہنشاہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم خدارا! مجھ گنہگار کی خبر لیجئے! اے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مجرم کی عدالت میں پیشی ہو چکی ہے، گنہگار غلام نہایت بے کسی کے عالم میں شفاعت کی امّید لئے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تشریف آوری کا منتظر ہے۔ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بے شک نیک بندوں کیلئے اُن کی نیکیاں کارآمد

ہوں گی،آہ! مجھ نیکیوں سے تہی دامن (یعنی بالکل خالی) اور سرتاپا گنا ہوں سے لتھڑے ہوئے غلام کا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے سوا کون ہے جو شَفاعت کرکے عذابِ نار سے بچالے!

تسلّی رکھ تسلّی رکھ نہ گھبرا حشر سے عطّاؔر
ترا حامی وہاں پر آمِنہ کا لاڈلا ہوگا (وسائل بخشش ص ۱۸۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

(نیکی کی دعوت ۴۵۰ تا ۴۵۶)

----

www.farzuloom.net